رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲ آنے

یوم :- شنبہ * ۱۹ شوال ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۱۱ احسان ۱۳۳۴ ہش * ۱۱ جون ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۳۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

سوئٹس ٹیلیویژن پر حضور ایدہ اللہ کا انٹرویو۔ اسلامی تعلیمات سے متعلق سوالات کے جواب

حضور ایدہ اللہ کے دستِ مبارک پر ایک یوگوسلاوی باشندے کا قبولِ احمدیت

ربوہ ۱۰ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اور حضور کی مصروفیات کے متعلق مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اور پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی طرف سے جو تاریں موصول ہوئی ہیں۔ ان کا ترجمہ درج ذیل ہے

(۱) زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۸ جون۔ "آج سوئس ٹیلیویژن کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا انٹرویو نشر ہوا۔ حضور نے یہ انٹرویو انگریزی زبان میں دیا۔ جس کا ترجمہ خاکسار نے جرمن زبان میں کر کے سنایا۔ حضور نے سفر یورپ کی غرض، رمضان المبارک کی اہمیت، جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد اور اس کی ضرورت سے متعلق سوالات کے جواب دیئے۔ یوگوسلاویہ کا ایک باشندہ حضور ایدہ اللہ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوا۔ الحمد للہ۔ شیخ ناصر احمد مبلغ سوئٹزرلینڈ"

(۲) زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۸ جون۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت بفضلہ تعالیٰ رو بہ ترقی ہے۔ آج رات حضور کا انٹرویو سوئس ٹیلیویژن کے ذریعہ نشر ہوا۔ سوئٹزرلینڈ کے لوگوں نے ٹیلیویژن پر حضور ایدہ اللہ کی زیارت کی اور حضور کو اسلام کے مفہوم اور اس کی اہمیت پر گفتگو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے

مشتاق احمد باجوہ، پرائیویٹ سیکرٹری"

دین کی خاطر قربانیاں کرنے کے مواقع ہمیں پہلے کی طرح آج بھی میسر ہیں

ہمارا فرض ہے کہ ہم ان مواقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو اجرِ عظیم کا اہل ثابت کریں

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے اراکین سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا خطاب

ربوہ ۱۰ جون۔ کل رات یہاں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اس امر پر زور دیا کہ دین کی خاطر قربانیاں کرنے کے مواقع ہمیں آج بھی اسی طرح میسر ہیں جس طرح قرون اولیٰ کے مسلمانوں کو میسر تھے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم آگے بڑھ کر ان مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجرِ عظیم کے مستحق ٹھہریں۔ آپ نے فرمایا قربانیوں کے مواقع اب بھی موجود ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ ان کی نوعیت بدل گئی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ نوعیت بدل جانے کے باعث اجر میں بھی فرق آ جائے

قربانیوں کی نوعیت

اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں دشمن اسلام پر تلوار سے حملہ آور ہوا تھا۔ چنانچہ اس کا جواب تلوار سے ہی دینا پڑا۔ اور مسلمانوں نے بڑھ بڑھ کر میدان جنگ میں اپنی جانیں قربان کیں۔ لیکن اب اسلام کے مخالفین نشر و اشاعت اور پراپیگنڈے کے ذریعے اسلام کو نیست و نابود کر دینا چاہتے ہیں۔ اسلئے ان کا مقابلہ تبلیغ و اشاعت کے ذریعے ہی کیا جائے گا پس جہاں قرن اول کے مسلمان میدان جہاد میں جانیں قربان کر کے جام شہادت نوش فرماتے تھے۔ اسی طرح آج ہمارے نوجوانوں کے لئے موقع ہے کہ وہ دنیا کے دور دراز علاقوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے میں جان کی بازی لگا دیں اور اسی جذبہ و جوش کے ساتھ تبلیغ حق کا فریضہ ادا کریں۔ اور تمام عمر ادا کرتے چلے جائیں کہ انہیں جب موت آئے میدان تبلیغ میں ہی آئے۔ اگرچہ ان کی یہ موت طبعی موت ہوگی۔ لیکن وہ کہلائے گی شہادت ہی۔ اور ایسے مجاہدین اللہ تعالیٰ کے نزدیک یقیناً شہید قرار پائیں گے۔

مجاہدین احمدیت کا ایثار

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کون کہہ سکتا ہے کہ مرزا منور احمد مرحوم جنہوں نے امریکہ میں وفات پائی شہید نہیں ہیں۔ وہ امریکہ میں ڈالر کمانے نہیں گئے تھے انہوں نے چھوٹی اور چاروں کی آمد بھی کم گذارہ لے کر وہاں تبلیغ کا فریضہ ادا کیا۔ اور اس جاں فشانی سے ادا کیا۔ کہ وہ نوجوانی کے عالم میں راہی ملک بقا ہو گئے اسی طرح ابھی حال ہی میں حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب نے ساری عمر تبلیغ میں گذار کر اپنے وطن اور بال بچوں سے ہزاروں میل دور

(باقی صفحہ ۱)

اگر بات چیت ناکام رہی تو پاکستان مسئلہ کشمیر کو پھر سلامتی کونسل میں لے جائیگا

کراچی ۱۰ جون۔ وزیر امور کشمیر سردار ممتاز علی خان نے کہا ہے کہ اگر مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے درمیان براہ راست بات چیت ناکام ثابت ہوئی تو وہ اس مسئلہ کو پھر سلامتی کونسل میں لے جائے گا۔ وہ ہندوستان کے امور خارجہ کے نائب وزیر ڈاکٹر سید محمود کے بیان پر تبصرہ کر رہے تھے۔ اس میں ڈاکٹر سید محمود نے کہا تھا کہ براہ راست بات چیت کی ناکامی کی صورت میں بھی پاکستان غالباً مسئلہ کشمیر کو دوبارہ سلامتی کونسل میں پیش نہیں کریگا سردار ممتاز علی خان نے کہا اس سے زیادہ غلط بات اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ پاکستان سلامتی کونسل کی طرف رجوع نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا پاکستان کی یہ خواہش ہے کہ تمام بڑے بڑے مسئلے براہ راست گفت و شنید سے ہی حل ہو جائیں۔ لیکن براہ راست بات چیت کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔

وزیر اعظم فرانس کو روس آنے کی دعوت

پیرس ۱۰ جون۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو فورے نے بتایا ہے۔ کہ روسی وزیر خارجہ مسٹر مالوٹوف نے انہیں ماسکو آنے کی دعوت دی ہے۔

روس تجویز منظور کر لے گا

پیرس ۱۰ جون۔ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق روسی وزیر خارجہ مسٹر مالوٹوف نے فرانس کے وزیر اعظم کو بتایا ہے کہ مغربی طاقتوں نے ہم چار بڑے ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس کے لئے تاریخ اور مقام کی جو تجویز پیش کی ہے روس اسے منظور کر لے گا۔

مصر اور چین کا معاہدہ

قاہرہ ۱۰ جون۔ مصر کے نائب وزیر صنعت و تجارت نے آج یہاں بتایا کہ مصر بہت جلد کمیونسٹ چین کے ساتھ تجارتی معاہدہ کریگا اس کے تحت مصر چین کو روئی اور دوسری مصنوعات برآمد کرے گا۔

نہرو کی صدر روس سے ملاقات

ماسکو ۱۰ جون۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل روس کے صدر مارشل ووروشیلوف سے ملاقات کی۔ ملاقات کے وقت بھارت کے سیکرٹری جنرل مسٹر پلے اور ماسکو میں مقیم بھارتی سفیر بھی موجود تھے۔ بعد میں پنڈت نہرو ہوائی جہاز تیار کرنے والا کارخانہ دیکھنے گئے۔ آپ دو گھنٹہ تک اس کارخانہ کے مختلف شعبے دیکھتے رہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ رجون ۱۹۵۵ء

عقل ـــــ اور ـــــ دلائل

اسلامی جماعت کا ہفت روزہ المنیر لائلپور احمدیت کے خلاف ایک مضمون میں لکھتا ہے:۔

"واقعہ یہ ہے کہ قادیانی جماعت نے حالات کا جائزہ لیا ہے۔ اور اس کے ذہین عنصر نے تقریباً ۵ سال سے یہ بات اچھی طرح محسوس کر لی ہے کہ اب انہیں کسی جماعت سے کوئی خطرہ نہیں۔ جو لوگ زوردار تقریریں کرنے فقرے چست کرنے اور ہنگامہ خیزی میں فنی مہارت رکھتے ہیں۔ عقل و الحاد کی اس دنیا میں یہ چیزیں تو تعلیم یافتہ لوگوں کو اپیل کرنے سے رہیں۔ اس دور میں اگر کوئی چیز قادیانیت ایسی تحریک لیکن مبنی بر سعی و جہد تحریکات کا توڑ ہو سکتی ہے تو وہ اس قسم کی عملی تحریک ہی ہو سکتی ہے جو عقل کو اپیل کر سکے۔ دلائل سے اپنی بات منوا سکے اور مثبت طور پر کوئی نظریہ پیش کرنے کی صلاحیت رکھے۔ اور یہ بات ہزار اختلاف کے باوجود مانی ہوئی حقیقت ہے کہ جماعت اسلامی دلائل سے بات کرتی ہے۔ اس کا انداز تفہیم عقلی ہے اور اس کے پاس ایک مثبت فکر ہے۔"

(المنیر ۳ رجون ۱۹۵۵ء)

اس میں اسلامی جماعت کے اس نمائندہ نے اگرچہ اپنے دل کو خوش کرنے کے لئے احمدیہ تحریک کو ایک تخریبی اور مبنی بر سعی و جہد تحریک قرار دیا ہے لیکن بالواسطہ اس نے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ احمدیت کے مقابلہ میں جو افراد یا جماعتیں آتی رہی ہیں ان کا انحصار محض زوردار تقریروں، فقرے چست کرنے اور ہنگامہ خیزی میں فنی مہارت پر رہا ہے۔ اور یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے ساتھ نپٹنے کے لئے ایسی تحریک کی ضرورت ہے "جو عقل کو اپیل کر سکے، دلائل سے اپنی بات منوا سکے اور مثبت طور پر کوئی نظریہ پیش کرنے کی صلاحیت رکھے۔"

ہم اس اعتراف کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اس عقلمندی کی بات کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہمیں ماننا پڑیگا کہ کم از کم جماعتِ اسلامی کے یہ رکن جنہوں نے یہ مضمون لکھا ہے زوردار تقریروں، فقرے چست کرنے اور ہنگامہ خیزی کی کسی مہارت کے قائل شاید اب نہیں رہے اور انہیں احساس ہونے لگا ہے کہ اس مضمون کے لکھنے تک اسلامی جماعت کے اخبارات اور افراد جن میں وہ خود بھی اور مولانا مودودی صاحب بھی شامل ہیں جماعت احمدیہ کے خلاف جو طریقہ اختیار کرتے آئے ہیں کوئی اچھا طریقہ نہیں۔

ہم نے صرف یہ قیاس ہی کیا ہے ممکن ہے ہمارا قیاس غلط ہو۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مضمون نگار نے یہ نہایت ہی دور از حقیقت بات بھی ساتھ ہی کہہ دی ہے کہ:۔

"یہ بات ہزار اختلاف کے باوجود مانی جا سکتی ہے کہ جماعت اسلامی دلائل سے بات کرتی ہے اس کا انداز تفہیم عقلی ہے اور اس کے پاس ایک مثبت فکر ہے۔"

حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے جماعت اسلامی کا انحصار بھی اب تک محض زوردار تقریروں، فقرے چست کرنے اور ہنگامہ خیزی کی فنی مہارت پر ہے۔ آج تک ہم نے تو جہاں تک احمدیت کی مخالفت کا تعلق ہے جماعتِ اسلامی سے سوا تمسخر، فقرہ بازی، ہنگامہ خیزی کے اور کچھ دیکھا ہی نہیں عقل اور دلائل کا تو اس سے دور کا واسطہ بھی ہمیں معلوم نہیں ہوا۔ اور جہاں تک ہنگامہ خیزی کی فنی مہارت کا تعلق ہے مضمون نویس صاحب اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس میں کوئی جماعت جماعت اسلامی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ اگر اس سے اس میں کوئی کمی رہ جاتی ہے تو وہ دوسروں کی ایجاد شدہ ہنگامہ خیزی میں بھی کود پڑتی ہے چنانچہ گزشتہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں جماعت اسلامی پر خاص طور پر فسادات کی ذمہ داری ڈالی ہے۔

فسادات میں مولانا مودودی صاحب اور ان کی "جماعتِ اسلامی" نے جو کردار دکھایا ہے وہ اتنا عجیب ہے کہ ہنگامہ خیزی کے فن میں مہارت اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ انہوں نے آٹھ مطالبات میں نانوا ں مطالبہ جو احمدیت سے تعلق رکھتا تھا احراریوں کی پیدا کردہ فضا سے فائدہ اٹھانے کے لئے شامل کر لیا۔ اور مولانا مودودی صاحب نے خود ایسی تقریریں فرمائیں جو اس ہنگامہ خیزی کو تیز تر کرنے کے لئے تھیں۔ اور یہاں تک کہہ دیا کہ یہاں ہندو مسلم جیسا فساد ہوگا۔ حالانکہ انہیں معلوم تھا کہ جماعت احمدیہ ایک نہایت پُرامن جماعت ہے ایسا امکان ان کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ظاہر ہے کہ انہوں نے دیدہ و دانستہ احمدیوں پر یورش کرنے کیلئے عوام کو اُکسایا جو یقیناً یک طرفہ ہی ہو سکتی تھی۔ مگر جب آخری لمحہ آیا تو احراریوں اور علمائے کرام سے آنکھیں پھیر لیں۔

بے شک جماعت احمدیہ تبلیغ اسلام کے لئے سعی و جہد کرتی ہے لیکن اس کی سعی و جہد کبھی اسلام کے مقرر کردہ پُرامن حدود سے متجاوز نہیں ہوتی۔ اس نے ہمیشہ اسلام کا پیغام محبت اور صلح اور دیگر امن طریقوں سے دیا ہے۔ اور مضمون نویس صاحب بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ جماعت اسلامی کی سعی و جہد ایسی نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے نظریہ کی تبلیغ میں جبر کی قائل ہے۔ چنانچہ تحقیقاتی عدالت نے فرمایا ہے:۔

"جماعت اسلامی کا نظریہ یہ ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کی جائے جس کا دوسرے الفاظ میں مطلب ہے کہ ایک "دینی سیاسی" نظام قائم کیا جائے۔ جس کو جماعت اسلام کہتی ہے۔ اس نصب العین کے حصول کے لئے وہ نہ صرف پراپیگنڈا کو ضروری سمجھتی ہے بلکہ آئینی ذرائع سے (اور جہاں ممکن ہو وہاں قوت سے) سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی خواہاں ہے۔"

یہاں عقل اور دلائل کا کوئی ذکر نہیں پراپیگنڈا اور جبر کا ذکر ہے یا سیاسی اُتار چڑھاؤ کا اور یہ حقیقت ہے کہ آج تک اسلامی جماعت نے جو کچھ کیا ہے وہ دھونس اور دھاندلی یا سیاسی چالبازی سے کیا ہے اور اس کے نظریہ جبر سے یہی توقع کی جا سکتی ہے جیسا کہ اب تک ہوا ہے کہ وہ عقل اور دلائل سے ہمیشہ معذور رہی ہے۔ اسلئے عرض ہے کہ مضمون نویس نے جماعت احمدیہ کی تو ہیب کے لئے جو جیا ور قائم کیا ہے وہ موجود ہی نہیں اور بفضلِ خدا جماعت احمدیہ جماعت اسلامی کے حادثہ سے بھی اسی طرح صحیح و سلامت گذری ہے جیسا کہ پہلے اب تک وہ گذرتی چلی آئی ہے۔

اگرچہ مضمون نویس کی اس معرفت سے ہمیں خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ کو زوردار تقریروں، چست فقرہ بازی اور ہنگامہ خیزی کی فنی مہارت سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اور اس سے امید بندھتی ہے کہ وہ عقل اور دلائل کا راستہ اختیار کریں گے کیونکہ جماعت احمدیہ جیسی پُرامن سعی و جہد کرنیوالی جماعت کو اس سے زیادہ خوشی نہیں ہو سکتی کہ اس کے مخالفین عقل و دلائل کا راستہ اختیار کریں۔ مگر جب ہم جماعت اسلامی کے نظریات اور ان کے پچھلے کردار کو دیکھتے ہیں تو ہماری یہ توقع بے بنیاد نظر آتی ہے۔ یہ اظہارِ خوشی بھی ہمیں جماعت اسلامی کے راہِ راست اختیار کرنے کے امکان سے ہے ورنہ جماعت احمدیہ تو شروع سے ہر گرم و سرد موسم کو خدا کے فضل سے برداشت کرتی چلی آئی ہے۔

اس نے انہی کانوں سے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے یہ الفاظ بھی سُنے کہ "میں نے ہی اس شخص کو بڑھایا تھا میں ہی اس کو گراؤں گا۔" انہی کانوں سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی لن ترانیاں سُنیں۔ انہی کانوں سے بڑے بڑے صاحبانِ علم و فضل کے دعاوی سُنے۔ اور انہی آنکھوں سے سب کچھ دیکھا۔ اور اب جماعت اسلامی کا زور بھی آزمایا ہے۔ مگر ان سب کا ہمارے پاس ہمیشہ ایک ہی جواب رہا ہے اور رہیگا کہ جب تک احمدیت کی حقانیت پر ہمارا عقیدہ ہے ہم نہایت پُرامن طریق اور محبت سے اسلام کی تبلیغ دنیا میں کرنے کی کوشش کرتے جائیں گے اور دنیا کے کناروں پر اسلام کا پھریرا لہرا کر دم لیں گے۔ دنیا کو قائل کر کے چھوڑیں گے کہ دنیا کی بے چینیوں، ابتریوں، بدامنیوں کا واحد علاج اسلام کی پُرامن تعلیم ہے۔

پروگرام دورہ

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے برکت اللہ محمود صاحب شاھد کو رفع تنازعات کے لئے مندرجہ ذیل جماعتوں میں بھیجا جا رہا ہے۔ عہدیداران اور دیگر احباب جماعت ان سے پوری طرح تعاون کریں۔

نمبر شمار	جماعتہائے احمدیہ	تواریخ قیام
۱	چنیوٹ ضلع جھنگ	دو دن ۹-۱۰ جون
۲	گوکھووال متصل شہر روڈ ضلع لائلپور	دو دن ۱۱ تا ۱۲ جون
۳	خانیوال۔ کوٹھیوال۔ ملتان۔ ضلع ملتان	سات دن ۱۳ تا ۱۹ جون

ناظر تعلیم و تربیت

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

قائم مقام امیر کے متعلق ضروری اعلان

میں چند دن کیلئے ربوہ سے باہر جارہا ہوں

یہ خاکسار چند دن سے بلڈ پریشر کی زیادتی اور نبض کی تیزی اور پاؤں کی ورم اور نقرس کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ اور ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت علاج اور آرام کی غرض سے کچھ عرصہ کے لئے ربوہ سے باہر جارہا ہے۔ میرے پیچھے عزیزم میاں ناصر احمد صاحب مقامی امیر ہوں گے۔ مجھے امید ہے کہ دوست جس طرح میرے ساتھ تعاون فرماتے رہے ہیں۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیماری اور پاکستان سے عارضی غیر حاضری کی وجہ سے جماعت اسوقت ایک خاص دور میں سے گذر رہی ہے اور ایسے اوقات میں طبعاً جماعت کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ امام والا بوجھ بھی ایک حد تک جماعت کے کندھوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے پس میں امید کرتا ہوں کہ موجودہ وقت میں احباب اپنے فرض منصبی کو پہچانتے ہوئے مرکز اور امیر مرکز کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون کا طریق اختیار کریں گے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ دعائیں کرینگے تا اللہ تعالےٰ حضور کو جلد تر کامل صحت عطا کرے اور حضور کے اس سفر کو ہر جہت سے برکت دے کر پوری کامیابی اور بامرادی کے ساتھ واپس لائے۔ آمین یا ارحم الرحمین۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ

۸ر جون ۱۹۵۵ء

جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائینگے"

(حضرت مسیح موعودؑ)

نظارت ہذا میں آمدہ رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ رمضان المبارک میں مبلغین سلسلہ نے جو قرآن کریم کا درس دیا ہے۔ احباب جماعت نے اس سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ بعض مقامات پر احباب جماعت نے اصرار کیا ہے کہ رمضان کے بعد بھی پھر ابتداء سے قرآن کریم کا درس شروع کیا جائے۔ اور سبقاً سبقاً پڑھایا جائے۔ یہ شوق بڑا مبارک ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے۔ وہ آسمان پر عزت پائیں گے"۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۴)

پس ہر احمدی بھائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد کو ہمیشہ یاد رکھے۔ اور قرآن پاک کی تعلیم اور اس کے معارف حاصل کرنے میں کوشاں رہے

(ناظر دعوۃ وتبلیغ)

جلسہ سیرت النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مورخہ ۳۰ر جون بروز جمعرات

حسب دستور مورخہ ۳۰ر جون ۱۹۵۵ء بروز جمعرات یوم سیرت النبیؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) منایا جائے گا۔ احباب جماعت اپنی اپنی جگہ پر جلسے منعقد کر کے اس مبارک تقریب کو پوری شان کے ساتھ منائیں۔ اور جلسوں میں حضور (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو بیان کئے جائیں۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ)

الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات پر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے اظہار تعزیت

اخبار الفضل سے مجاہد مغربی افریقہ الحاج نذیر احمد علی صاحب کی وفات کی خبر پڑھ کر بہت صدمہ ہوا۔ مرحوم نے جس اخلاص اور محبت کے ساتھ اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں تاریک براعظم کے اندر نور ہدایت پھیلانے کی سعی فرمائی وہ قابل رشک ہے۔ ان کے بہترین کام کا ہی نتیجہ ہے کہ مرحوم نے اپنی زندگی میں ہی اپنے مقدس امام سے

"کامیاب جرنیل"

کا خطاب حاصل کیا۔ اور اب جبکہ مرحوم اپنے حقیقی مولا کے پاس جا چکے ہیں۔ ان کے سنہری کارنامے ہمیشہ کے لئے ان کے نام کو دنیا میں زندہ رکھیں گے۔

آج مورخہ ۵۵/۶/۳ کو محترم حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز جمعہ مرحوم مجاہد کے بعض مناقب بیان کرنے کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو۔

جماعت احمدیہ قادیان آپ کے والد حضرت بابو فقیر علی صاحب اور دیگر افراد خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سبکو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قادیان

(برکت علی)

جامعہ احمدیہ کے قیام کی غرض و غائیت

(اور)

جماعت کے نوجوانوں کا فرض

(از غلام احمد صاحب اصغر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے لئے مبعوث فرمایا تھا کہ وہ اسلام کو جو کہ برائے نام لوگوں کے دلوں میں رہ گیا تھا دوبارہ زندہ کریں۔ اور جس شان کے ساتھ وہ صحرائے عرب سے نکلا تھا ایک دفعہ پھر وہی شان لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیں۔ چنانچہ آپ ہر وقت اسی فکر میں رہتے تھے کہ کس طرح اس اہم فریضہ کو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کیا تھا سر انجام دیا جائے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحومؓ کی وفات پر آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جماعت میں کوئی ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ وفات پانے والے علماء کی جگہ لینے کے لئے ایسے لوگ تیار ہوں جو سلسلہ احمدیہ کی خدمت کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا سکیں۔

اس زمانہ میں آپ کو اپنی وفات کے متعلق بھی کثرت سے الہام ہو رہے تھے۔ اور دوسری طرف آپ کے دل میں جماعت کی تربیت کی تڑپ تھی۔ اسلئے آپ نے اس معاملہ میں بہت جد و جہد فرمائی کہ بہت جلد کوئی ایسی تجویز ہو جائے جس سے جماعت میں دین کی خدمت کرنے والے علماء پیدا ہونے لگیں۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ نے ایک نہایت درد انگیز تقریر فرمائی۔ اور فرمایا کہ ہمیں ایسی درسگاہ کی ضرورت ہے جس میں دینی علوم کی تعلیم دی جائے اور ایسے علماء پیدا کئے جائیں جو اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے پوری طرح واقف ہوں اور علم کے علاوہ تقریر و تحریر میں بھی اعلیٰ ملکہ رکھیں۔ اس موقع پر آپ نے یہ بھی تحریک فرمائی۔ کہ جماعت کے نوجوان اپنے آپکو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں تاکہ انہیں مناسب تعلیم دلا کر کام پر لگایا جا سکے۔ چنانچہ جماعت کے مشورہ سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ ایک دینی شاخ قائم کر دی گئی۔ ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ان کی یادگار کے طور پر اس شاخ کو ہائی سکول سے الگ قائم کر دیا گیا اور یہی وہ درسگاہ ہے جو آجکل جامعہ احمدیہ کی صورت میں قائم ہے۔

اس درسگاہ میں قرآن شریف، حدیث، فقہ، تصوف، انگریزی اور کتب سلسلہ احمدیہ کے علاوہ تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت اور دیگر مذاہب کا لٹریچر بھی پڑھایا جاتا ہے اور یہ ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعودؑ کی قائم کردہ ایک خالص دینی درسگاہ ہے جس کی غرض و غایت اسلام کے لئے مبلغ پیدا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلانا ہی تھا کہ آپ کے سچے عاشق پروانوں کی طرح اس درسگاہ میں جوق در جوق داخل ہونے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طالب علم مبلغین کی صورت اختیار کر کے دنیا کے اکثر حصوں میں پھیل گئے اور اپنے پیارے آقا کے ارشاد پر اپنے بیوی بچوں کو خدا کے حوالے کرتے ہوئے اور اپنے مالوں اور جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے غیر ممالک میں بغرضِ تبلیغ چلے گئے۔ زمانہ کے مصائب و تکالیف برداشت کرتے ہوئے اپنے کام پر ڈٹے رہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اب وہی درسگاہ جس میں ایسے مبلغین تیار ہوتے تھے اور جو ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعودؑ کی یادگار جامعہ احمدیہ کی صورت میں قائم ہے جماعت کی توجہ اس کی طرف سے ہٹتی جا رہی ہے

حالانکہ ہماری جماعت کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ دینی امور کی سر انجام دہی کیلئے ہر وقت تیار رہے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جُدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے ..... خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر۔ اپنی لذات کو چھوڑ کر۔ اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے“۔

پھر وقف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کی توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازے میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔“

(الوصیت)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز وقف کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”میں نوجوانوں کو بالخصوص اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جماعت میں کچھ عرصہ سے وقف کی طرف توجہ نہیں رہی خصوصاً جب سے پاکستان بنا ہے اس وقت سے لوگوں کی توجہ وقف کی طرف کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس سے پہلے نوکریوں کا جھگڑا ہوتا تھا۔ جو اچھی نوکریاں تھیں وہ انگریز لے جاتے تھے۔ جو دوسرے درجہ کی نوکریاں تھیں وہ ہندو لے جاتے تھے اور درمیانی درجہ کی نوکریاں سکھ لے جاتے تھے اور باقی گند مسلمانوں کو ملتا تھا۔ اس وقت مسلمان سمجھتا تھا کہ چلو نوکری نہ سہی خدمتِ دین ہی سہی لیکن پاکستان بننے کے بعد ساری نوکریاں مسلمانوں کو ہی ملنے لگیں۔ ہندوؤں، انگریزوں اور سکھوں سے مقابلہ نہیں رہا وہ سمجھتے ہیں کہ جب انہیں جیسے ایم۔اے اور بی۔اے وزیر ہیں، سیکرٹری ہیں، ڈاکٹر ہیں، انسپکٹر جنرل پولیس ہیں تو وہ بھی کیوں ویسے ہی نہ بنیں۔ پس وہ نوکریوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں اور خدمتِ دین کا خیال ہی نہیں رہا۔ حالانکہ یہ ان کے دماغ کی کمزوری کی علامت ہے انہوں نے یہ خیال نہیں کیا کہ بڑے بڑے عہدے تو چند گنتی کے ہوتے ہیں اور وہ چند گنتی کے افراد کو ہی مل سکتے ہیں مگر یہ نقطۂ نگاہ تو اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے جب خدا کے خانہ کو خالی چھوڑ دیا جائے تو انہیں سمجھنا چاہیئے کہ دین کی خدمت کا ثواب دائمی ہے اور دنیوی مال ایک عارضی اور فانی چیز ہے۔ جو شخص تیس یا چالیس سال زندگی کے لئے اتنی محنت کرتا ہے اور تین کروڑ یا تین عرب سال کی آئندہ زندگی کو نظر انداز کر دیتا ہے وہ کس طرح امید کر سکتا ہے کہ ہم اسے عقلمند خیال کریں۔ اگر وہ خدمتِ دین کرتا ہے۔ تو ایک نہ ختم ہونے والے عرصہ کے لئے انعام پاتا ہے۔ وہ انعام تین کروڑ سال کے لئے نہیں، تین ارب سال کے لئے نہیں بلکہ ایسے زمانہ کے لئے ہے جسے اسلام نے نہ ختم ہونے والا کہا ہے اور جو زمانہ نہ ختم ہونے والا ہو، وہ بہرحال تین کروڑ یا تین ارب یا تین کھرب سال سے زیادہ ہوگا۔ اور اتنے لمبے عرصہ کے فائدہ کو چند سالہ فائدہ کیلئے نظر انداز کر دینے والا عقلمند نہیں کہلا سکتا۔ پس میں تمہیں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ یہ تمہارا اندھا پن ہے اسے دُور کرو۔ یہ بیماری ہے اسکا علاج کرو۔ اگر تمہاری آنکھوں میں موتیا اُتر آتا ہے، اگر تمہاری آنکھوں میں ککرے پڑ جاتے ہیں، اگر تمہاری آنکھوں میں سفیدہ پڑ جاتا ہے تو تم اس کا علاج کراتے ہو۔ اب اس سے زیادہ سفیدہ موتیا اور ککرے کیا ہوں گے کہ تم دنیوی مقاصد کو خدا تعالیٰ کے دین پر مقدم رکھتے ہو۔ پس یہ سب سے بڑے ککرے موتیا اور سفیدہ ہے جو تمہاری آنکھوں میں پڑا ہوا ہے اس کا علاج کرو۔ اور یہ خیال دل میں رکھو کہ اب اگر نوکریاں مل رہی ہیں تو کوئی بات نہیں ہم پہلے بھی خدا تعالیٰ کے تھے اور اب بھی خدا تعالیٰ کے ہی رہیں گے اور اسکے دین کی خدمت کریں گے۔ تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تم کیا جواب دو گے۔ کیا تم قیامت کے دن یہ کہہ کر اپنے ماں باپ کی ناک رکھو گے کہ جب تک پاکستان نہیں بنا تھا ہم نے اپنی زندگیاں وقف کیں لیکن جب پاکستان بن گیا تو ہم نے وقف توڑ دیئے اور نوکریاں کر لیں“

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پیش کرنے کے بعد میں اپنے بزرگوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنے نوجوان لڑکوں کی زندگیاں وقف کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہیں۔

نیز میں اپنی جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ کیا آپ اپنے ایسے مہربان و محبوب آقا کے احکام جو کہ صرف اور صرف اسلام اور احمدیت کی بہبودی کے لئے ہیں ٹال سکتے ہیں۔ ایسے امام و پیشوا بار بار نہیں آیا کرتے اسلئے ہمیں چاہیئے کہ دنیا کے مال و دولت کو جو کہ ایک فانی چیز ہے چھوڑ کر ایک ایسا مال حاصل کریں جو کہ دائمی ہے۔ اور وہ خدمتِ دین ہے جس کی مثل دنیا کا کوئی کام نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں ؎

وقف کرنا جان کا ہے کسبِ کمال
جو ہو صادق وقف میں ہے بے مثال

(باقی ص پر)

اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کا موقف

حقوق شہریت ـــــ آزادی تبلیغ

اور

غیر مسلم مملکتوں میں اس کا متوقع ردّعمل

(۳)

مؤلفین تبصرہ کی طرف سے تحقیقاتی عدالت کو چیلنج

مؤلفین تبصرہ نے فاضل ججوں کی رائے کا خلاف کرتے ہوئے مذکورہ بالا وجوہ ذکر کر کے انہیں یہ چیلنج دیا ہے۔

"ذرا ٹھہرئیے۔ یہ سب تو بعد کی باتیں ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے۔ کہ سر ظفر اللہ خاں کی علیحدگی اور کلیدی مناصب سے قادیانی افسروں کے ہٹانے کے مطالبہ پر اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کی پوزیشن کا اتنا بڑا مسئلہ اپنے سارے امکانی اور خالی نتائج سمیت سامنے کیوں آگیا؟ آخر کس نے یہ کہا تھا۔ کہ ان لوگوں کو اس لئے ہٹاؤ۔ کہ یہ غیر مسلم ہیں۔ اور اسلامی ریاست میں ان مناصب پر نہیں رہ سکتے؟ کب یہاں دوسرے غیر مسلم عہدیداروں کے ہٹانے کا سوال اٹھایا گیا۔ غیر مسلم وزیر تک ہمارے مرکز میں رہ چکا ہے۔ کس نے کہا کہ اسے نکال دو؟ ہماری مرکزی اسمبلی میں بھی اور صوبوں کی اسمبلیوں میں بھی غیر مسلم ارکان موجود ہیں۔ کب یہاں کسی نے کہا۔ کہ ان کی رکنیت منسوخ کر دو۔ آئندہ دستور میں غیر مسلموں کو وہ سارے حقوق دیئے جا رہے ہیں جنہیں آپ شہریت کے اہم حقوق کہتے ہیں۔ ..... علما خود جانتے ہیں۔ کہ ہمارے ملک کے مخصوص حالات اور تاریخی اسباب اس معاملے میں وسعت برتنے کے متقاضی ہیں۔ اور اسلام کے احکام میں حالات کے لحاظ سے اس طرح کی وسعت کے لئے گنجائش موجود ہے۔ غیر مسلموں کو حکومت میں حصہ دار بنانا قطعی حرام نہیں کر دیا گیا ہے .... قادیانیوں کے بارے میں تو بار بار یہی کہا گیا۔ کہ ان کے سالہا سال کے رویے سے جو شکایات پیدا ہوئی ہیں۔ ان کو رفع کرنے کے لئے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔" (تبصرہ صفحہ ۱۱۶)

سچ ہے۔ یا تو وہاں شوراشوری یا یہاں بے نمکی۔ پہلے تو فاضل ججوں کی رائے کو غلط ثابت کرنے کے لئے ان علماء کے نظریہ کی پُرزور تائید کی جس کی رُو سے اسلامی حکومت میں غیر مسلم شہریت کے حقوق سے بھی محروم رہتے ہیں۔ اور اب یہ اعتراف کہ اسلام کی تعلیم کی رو سے غیر مسلم وزیر بھی بن سکتا ہے۔ اور دوسرے مناصب بھی غیر مسلموں کو دیئے جا سکتے ہیں۔ اور رپورٹ کا سطح نظر بھی یہی تھا۔ کہ علماء نے جس تنگ نگاہی کا اظہار کیا ہے۔ وہ اس زمانہ میں اسلام کے لئے نہایت مضر اور نقصان رساں ہے۔

شکر ہے کہ مؤلفین تبصرہ کو اسلامی احکام کی وسعت کا خیال آگیا۔ جو رپورٹ کا منشاء تھا۔ لیکن پھر بھی مطابق مثل "رسی جل گئی مگر بل نہ گیا۔" فاضل ججوں کی مخالفت دل سے نہ گئی۔ اور ان پر یہ جھوٹا الزام عائد کر دیا۔ کہ انہوں نے ان امور پر بلاوجہ بحث کی ہے۔ ورنہ ان پر بحث کرنے کے لئے کوئی وجہ موجب موجود نہ تھی۔ کیونکہ چوہدری ظفر اللہ خاں اور کلیدی مناصب سے قادیانی افسروں کو ہٹانے کے مطالبہ میں یہ کب کہا گیا تھا۔ کہ ان لوگوں کو اس لئے ہٹاؤ۔ کہ یہ غیر مسلم ہیں۔ اور اسلامی ریاست میں ان مناصب پر نہیں رہ سکتے۔

تعجب ہے کہ یہ مصلحین کا گروہ ثابت شدہ حقائق کا انکار کس جرأت و جسارت سے کرتا ہے۔ پھر عام لوگوں کی مخالفت کرنے کے لئے نہیں بلکہ ہائی کورٹ کی عدالت کے فاضل ججوں کی رائے کو غلط اور خلاف واقعہ ثابت کرنے کے لئے ایسا کرتا ہے۔ رپورٹ میں ایک جگہ نہیں بلکہ متعدد جگہ اس بات کا ذکر پایا جاتا ہے۔ کہ مطالبات مذہبی بناء پر کئے گئے تھے۔ مثلاً

۱۔ رپورٹ کے صفحہ ۲۲۹ میں لکھا ہے۔

"جس وجہ کی بناء پر چوہدری ظفر اللہ خاں اور مملکت کی کلیدی اسامیوں کے احمدی عہدہ داروں کی برطرفی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ احمدی غیر مسلم ہیں۔ اس لئے ایک اسلامی مملکت کے ذمیوں کی طرح وہ مملکت کے بڑے عہدوں پر تقرر کا حق نہیں رکھتے۔"

۲۔ پھر فاضل جج صاحبان رپورٹ کے صفحہ ۱۹۴ میں لکھتے ہیں:۔

"مطالبات تین تھے۔ پہلے مطالبہ میں حکومت سے کہا گیا تھا۔ کہ احمدیوں کے قادیانی فرقے کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ دوسرے مطالبے کا منشاء یہ تھا۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خاں کو وزیر خارجہ کے عہدے سے برطرف کیا جائے۔ اور تیسرا یہ تھا کہ دوسرے احمدی جو مملکت کے کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ موقوف کر دیئے جائیں۔ ہمارے سامنے سب جماعتوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ ان تینوں مطالبات کی نوعیت سیاسی نہیں بلکہ قطعی طور پر مذہبی ہے۔ (صرف حافظ کفایت حسین نے کہا۔ کہ صرف پہلا مطالبہ مذہبی نوعیت رکھتا ہے) ان مطالبات کی لازمی دینی نوعیت سے نہ جماعت اسلامی نے اور نہ اس کے امیر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے انکار کیا ہے۔ گو مولانا نے ان کے لئے چند مزید وجوہ بھی پیش کی ہیں۔ تمام دوسرے علماء نے واضح طور پر بیان کیا ہے۔ کہ تینوں کے تینوں مذہبی مطالبات ہیں۔ اور ان میں سے ایک بھی سیاسی نہیں" (رپورٹ صفحہ ۱۹۴)

۳۔ پھر فاضل ججوں نے اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اور اگر یہ مطالبات مذہبی وجوہ پر مبنی قرار دے کر پیش نہ کئے جاتے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ کوئی بحران پیدا نہ ہوتا۔ کیونکہ اس حالت میں حکومت ان مطالبات کو پیش کرنے والے فریق سے یہ خواہش ظاہر کرتی۔ کہ وہ اپنے دعویٰ کو دلائل سے ثابت کرے۔ تاکہ ان لوگوں کے خلاف مناسب اقدام کیا جا سکے۔ جو مملکت کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

لیکن ان میں سے ایک مطالبہ یہ تھا۔ کہ احمدیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ اور اس کی بنیاد صرف مذہب پر تھی۔ کیونکہ چوہدری ظفر اللہ خاں کے سوا کوئی احمدی کسی کلیدی عہدے پر فائز نہیں ہے۔ اور خود جماعت اسلامی کلیدی عہدے کی یہ تعریف کر چکی ہے۔ کہ وہ عہدہ جس کا کام پالیسی وضع کرنا ہو۔ مولانا امین احسن اصلاحی سے سوال کیا گیا۔ کہ جب احمدیوں کے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تو ان سے کونسے دوسرے عہدے مراد ہیں تو وہ کسی ایسے عہدے کا نام نہ لے سکے۔ جس پر کوئی احمدی فائز ہو۔

اسی طرح اگر چوہدری ظفر اللہ خاں کی موقوفی کا مطالبہ اس بناء پر کیا جاتا۔ کہ اس کی سرگرمیاں مملکت کے مفاد کے لئے مضر ہیں۔ تو حکومت (ان کے احمدی ہونے کے علاوہ) اس امر کا قطعی ثبوت طلب کرتی۔ کہ وہ بعض ایسی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ جن کا علم وزیر اعظم کو نہیں ہے۔ اور جن سے مملکت کو ایسا نقصان پہنچ رہا ہے۔ کہ ان کی برطرفی ضروری ہو گئی ہے۔" (رپورٹ صفحہ ۲۶۲)

۴۔ رپورٹ کے صفحہ ۹۵-۹۶ پر فاضل ججوں نے وہ قراردادیں ذکر کی ہیں، جو لیگ کے جائنٹ سیکرٹری کو موصول ہوئیں۔ ان میں سے ایک پر قرارداد مورخہ ۱۲ جون ۱۹۵۲ء لکھی ہے۔ جو مولانا سید احمد سعید کاظمی ممبر صوبہ مسلم لیگ کونسل ملتان اور عبدالحکیم صدیقی صدر سٹی مسلم لیگ ملتان اور صوفی محمد عبدالغفور لدھیانوی سیکرٹری ضلع مسلم لیگ ملتان کی طرف سے تھی۔

"کہ چونکہ قادیانی بالاتفاق خارج از اسلام سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور حکومت کو اس اعلان میں تاخیر نہ کرنی چاہیئے۔ کہ چونکہ چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے نمائندہ نہیں ہیں۔ اس لئے پنجاب صوبہ مسلم لیگ کی کونسل کو حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے عہدے سے برطرف کر دیئے جائیں۔ اور ان کی جگہ کوئی قابل اعتبار مسلمان مقرر کیا جائے۔"

۵۔ اسی طرح رپورٹ کے صفحہ ۳۸۹ پر ایک تار کا ذکر ہے۔ جو ۲۷ فروری ۱۹۵۳ء کو حکومت مرکزیہ کی طرف سے تمام صوبوں کے نام بھیجا گیا تھا۔ جس میں مطالبات کے متعلق مرکزی حکومت کا رویہ واضح کیا گیا تھا۔ تار کا مضمون یہ تھا:۔

"نہ تو جمہور کے کسی طبقے کو اس کی مرضی کے خلاف غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور نہ کسی احمدی افسر یا وزیر خارجہ کو محض مذہب کی بناء پر ان کے عہدوں سے برطرف کیا جا سکتا ہے۔"

قارئین کرام خود فیصلہ فرمالیں۔ کہ رپورٹ میں ان تصریحات کے پیش نظر مؤلفین تبصرہ کے اس قول میں (کہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب اور دیگر احمدیوں کے متعلق کس نے کہا تھا۔ کہ ان لوگوں کو اس لئے ہٹاؤ۔ کہ یہ غیر مسلم ہیں) صداقت کا کوئی شمہ بھی پایا جاتا ہے۔

مزید برآں خود مولانا مودودی صاحب نے اپنے تحریری بیان کے پیرا ۱۲ میں احرار کے تینوں مطالبات کا ذکر کیا ہے۔ کہ (۱) "قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دیا جائے۔ (۲) سر ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے۔ (۳) قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔"

اور اسی طرح جماعت اسلامی نے اپنے تحریری بیان کے پیرا ۳۳ میں ان مطالبات کا ذکر کیا ہے۔ اور اوپر یہ لکھا جا چکا ہے۔ کہ احرار کے یہ مطالبات مذہبی بناء پر تھے۔

تقریب رخصتانہ

آج مورخہ ۸ ۷/۵۵ بروز بدھ صبح ۷½ بجے ملک فضل حسین صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ کی صاحبزادی شمیم اختر کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ اس تقریب پر ملک صاحب نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر احباب کو مدعو کیا۔ یہ تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ رخصتانہ صادق احمد صاحب میرپور خاص کے ساتھ ہوا۔ جو حضرت مولوی عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ تعلق بابرکت کرے۔ آمین۔

خاکسار غلام حسین ایاز مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

رپورٹ تعلیم القرآن کلاس بر موقعہ رمضان المبارک ۱۹۵۵ء

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی رمضان المبارک میں کلاس تعلیم القرآن لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام کھولی گئی۔ کورس، قیام گاہ، نگران اور اساتذہ کا فیصلہ محترمہ سیدہ مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ خود فرماتی تھیں۔ چنانچہ اخبار الفضل اور مصباح میں کلاس کھلنے کے متعلق بار بار اعلان ہوتے رہے۔ اس دفعہ صرف راولپنڈی۔ ربوہ اور چک ۹۸ ضلع لائلپور کی طالبات اس کلاس میں شامل ہوئیں۔ بہت افسوس ہے کہ باقی لجنات نے اس کی طرف توجہ نہیں دی۔

۲۳ اپریل کو طالبات حاضر ہوگئیں اور ۲۴ اپریل یعنی یکم رمضان کو پڑھائی شروع ہو گئی مکرم جناب مولوی رشید احمد صاحب چغتائی پروفیسر جامعہ نصرت کالج ربوہ۔ اور مکرمی جناب مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین نے اس کلاس کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش صرف کی۔ ہم ان کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

اسی طرح جامعہ نصرت کالج کی فارغ شدہ طالبات نے بھی اپنے اپنے مضامین نہایت خوش اسلوبی سے پڑھائے۔ مکرمہ محترمہ استانی محمدی بیگم صاحبہ مولوی فاضل اس کلاس کی دیرینہ نگران تھیں۔ انہوں نے اس سال بھی اپنی پوری محنت اور جانفشانی سے نگرانی کا کام کیا۔ ۲۵ رمضان المبارک کو پڑھائی ختم کردی گئی اور امتحان لینا شروع کر دیا گیا۔ ۲۹ رمضان المبارک کو طالبات کو بالکل فارغ کر دیا گیا۔ تمام طالبات خداتعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئیں۔ نتیجہ نہایت خوش کن نکلا۔ دعا ہے کہ طالبات اس پڑھائی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

نوٹ:۔ راولپنڈی کی لجنہ نے اس کلاس میں طالبات کو شامل کرنے کے بارہ میں کافی تعاون سے کام لیا اور پانچ طالبات تعلیم کے لئے بھیجی تھیں۔ جزاھن اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

صفیہ ثاقب نائبہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

رول نمبر	نام طالبات	قرآن کریم و حدیث	عربی	فقہ احمدیہ	سیرۃ و تاریخ	اختلافی مسائل	کل نمبر
۱	امۃ الحمید	۸۳	۹۷½	۸۴	۹۰	۷۴	۴۲۸½ اول
۲	امۃ الحفیظ	۹۰	۹۶	۸۷	۸۶	۶۶	۴۲۵ دوم
۳	جمیلہ ثروت	۶۹	۹۷	۸۳	۷۸	۶۵	۳۹۲ پاس
۴	بشریٰ	۵۹	۹۲	۷۷	۶۲	امتحان نہیں دیا	۲۹۰ ؍؍
۵	امۃ الودود	۷۰	۹۰	۸۱	۷۴	۴۸	۳۶۳ ؍؍
۶	کلثوم اختر	۷۰	۸۰	۶۶	۶۵	۴۱	۳۲۲ ؍؍
۷	نذیرہ فاطمہ	۶۵	۷۷	۶۸	۶۶	۴۶	۳۲۲ ؍؍
۸	اقبال بیگم	۵۹	۷۸	۷۴	۶۱	۳۷	۳۰۹ ؍؍
۹	خدیجہ بیگم	۸۵	۵۲	۷۵	۷۸	۶۰	۳۵۰ ؍؍
۱۰	امۃ السمیع	۶۹	۶۳	۷۱	۶۸	۳۷	۳۰۸ ؍؍
۱۱	صالحہ بیگم	۷۱	۸۷	۸۲	۸۶	×	۳۴۶ ؍؍

دفتر خزانہ ایام تعطیلات میں

باہر سے آنے والے احباب کی سہولت کے لئے دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ نے یہ انتظام کیا ہے کہ ایام تعطیلات میں بھی دفتر ہذا ایک گھنٹہ کے لئے کھلا کرے تاکہ جو احباب باہر سے تشریف لائیں وہ رخصت کے دن بھی اپنی رقوم چندہ و امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا سکیں اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ایام تعطیلات میں دفتر ہذا بعد نماز جمعہ اور دوسری تعطیلات میں بعد نماز ظہر ایک گھنٹہ کے لئے کھلا کرے گا۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

پتہ مطلوب ہے

مولوی جلال الدین صاحب ڈسکوئی جو گذشتہ دنوں ریاست بہاولپور میں تھے اور آجکل غالباً سیالکوٹ یا راولپنڈی میں مقیم ہیں کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ صحیح پتہ کا علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے پتہ سے نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔

قائمقام ناظر امور عامہ ربوہ

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے سالانہ جلسہ کا انعقاد بھی ایک اہم ذریعہ ہے اور اسے خود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع کیا تھا۔ جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے جلسہ سالانہ کے فوائد زیادہ نمایاں اور زیادہ وسیع ہوتے جاتے ہیں جماعت کیلئے مجموعی طور پر تزکیہ نفس کرنے پچھلے سال کے کام کا جائزہ لینے اور آئندہ کے پروگرام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے اور سب سے بڑھ کر امام وقت کے ارشادات سے بہرہ ور ہونے کا اس سے اچھا موقعہ اور کوئی نہیں ہوتا۔

اس جلسہ کے اخراجات کے لئے رقم فراہم کرنے کی خاطر ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایام مبارک سے ہی چندہ جلسہ سالانہ ایک علیحدہ اور مستقل چندہ کے طور پر جاری ہے۔ جس کی شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دس فی صدی ہے گویا اگر کسی دوست کی آمد دو سو روپیہ ماہوار ہو تو اس کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ بیس روپے واجب الادا ہوگا یہ چندہ جلسہ سالانہ تک باقساط بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے مخصوص حالات کی وجہ سے یہ ضروری ہوتا ہے کہ ابتدائی سال میں ہی اجناس اور دوسری اشیاء مثلاً ایندھن وغیرہ خرید لئے جائیں تا اخراجات میں کفایت رہے۔ یوں بھی جلسہ سالانہ کے قریب جا کر اس کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے

اندریں حالات جماعت کے تمام احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ابھی چندہ جلسہ سالانہ کے جمع کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے لگ جائیں اور جتنی جلدی ہو سکے اتنی رقم فراہم کر دیں کہ اجناس اور دوسری اشیاء جن کے خریدنے کا اب موقعہ ہے ان کے لئے وہ رقم کافی ہو سکے۔

یہ بھی یاد رہے کہ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی ہے۔ پس جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد کے بقایا جات وصول کرنے ضروری ہیں اسی طرح جلسہ سالانہ کے بقایا جات کی وصولی کا بھی انتظام کیا جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

داخلہ بی۔ ٹی کلاس

سنٹرل گورنمنٹ ٹیچرس ٹریننگ کالج نظام آباد کراچی میں مردوں اور عورتوں سے مجوزہ فارم میں درخواستیں بمائے داخلہ ۱۶ جولائی ۵۵ تک مطلوب ہیں۔ کورس یک سال۔ شرائط:۔ پاکستانی باشندہ گریجوایٹ۔ امیدواران بی۔ اے جن کا نتیجہ نہیں نکلا درخواست دے سکتے ہیں۔ تحریری ٹسٹ و انٹرویو ۹ بجے صبح بتاریخ ۲۰-۷-۵۵، اصل سندات پیش ہوں فیس ندارد۔ محدود تعداد میں وظائف۔ آغاز تعلیم ۲-۸-۵۵ سے۔ ڈان ۲-۶-۵۵)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

داخلہ گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی

ابھی مندرجہ ذیل کورس ہیں:۔ (1) Electric. Mechanics Deploma course. Day classes. (2) Die Press sheet Matal works Diploma course. (3) Radio Mechanics Diploma course. Evening classes

(نمبر ۱) کا چار سالہ کورس ہے۔ شرائط:۔ داخلہ بذریعہ امتحان و مقابلہ مضامین انگریزی ریاضی (خاص طور پر الجبرا) سائنس و ڈرائنگ میٹرک کے معیار کا۔ عمر ۱۵ تا ۲۰۔ میٹرک پاس (نمبر ۲) کا چار سالہ کورس۔ انتخاب بذریعہ انٹرویو شرائط کم از کم ورنیکلر فائنل پاس عمر ۱۵ تا ۳۰ (نمبر ۳) عرصہ تعلیم تین سال۔ (۴)

(۴) شرائط:۔ سائنس والا میٹرک۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر بنام پرنسپل صاحب ۱۵-۷-۵۵ تک مطلوب۔ فارم درخواست ان کے دفتر لاہور سے طلب ہو (سول اینڈ ۹-۶-۵۵)

(ناظر تعلیم و تربیت)

ایٹمی توانائی کے استعمال سے پاکستان بجلی میں خود کفیل ہو جائیگا

ایٹمی نمائش میں توانائی کمیٹی کے صدر ڈاکٹر نذیر احمد کا بیان

کراچی ۸ر جون۔ پاکستان کی ایٹمی توانائی کمیٹی کے صدر ڈاکٹر نذیر احمدؐ نے کہا ہے۔ کہ ایٹمی توانائی کے استعمال سے پاکستان کی قوت کی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ ڈاکٹر نذیر احمدؐ نے امریکی مرکز اطلاعات میں ایٹمی نمائش کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ایٹمی قوت سے کارخانوں کو چلانے کے لئے بجلی فراہم کر کے پاکستانی مصنوعات کی پیداوار بڑھائی جاسکتی ہے۔ ایٹمی قوت سے ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی مہیا کر کے زیادہ زمین کاشت کی جا سکتی ہے۔ ڈاکٹر نذیر احمدؐ نے کہا۔ کہ پاکستان کی سب سے بڑی ضروریات یہ ہیں۔ کہ زرعی اور مشینی مصنوعات کی پیداوار میں اضافہ کی ضرورت نہ صرف بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے ہے۔ جہاں ہر سال دس لاکھ آدمی زیادہ ہو جاتے ہیں۔ بلکہ عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے بھی پیداوار میں اضافے کی ضرورت ہے۔

اس مقصد کے لئے روپیہ۔ تربیت یافتہ مزدور فنی ماہروں اور بجلی کی ضرورت ہے۔ پاکستان کے پاس افرادی قوت کی کمی نہیں۔ جنہیں ہر قسم کی نئی تربیت دلوائی جاسکتی ہے۔ روپیہ فراہم ہونے سے دوسری ضروریات پوری کرنے کا انتظام بھی ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر نذیر احمدؐ نے کہا۔ ہمارے کوئلے کے وسائل بہت کم ہیں۔ اور جو کوئلہ پاکستان میں ملتا ہے۔ وہ اعلیٰ قسم کا نہیں ہوتا۔ پاکستان کے دونوں حصوں میں بجلی پیدا کرنے والے سٹیشن دونوں صوبوں کے مرکز میں واقع ہونے کی بجائے ایک کنارے پر واقع ہیں۔ اور اس وجہ سے صوبوں کے تمام حصوں کو ان مراکز سے بجلی پہنچانا بہت مہنگا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ جب تک کشمیر کے مستقبل کا آخری فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ مغربی پاکستان میں بجلی کے وسائل کے متعلق بھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

پاکستان سے جو پٹرول نکلتا ہے۔ وہ ملک کی ضروریات کا صرف پانچواں حصہ پورا کرتا ہے۔ لیکن خوش قسمتی سے سوئی گیس کی دریافت سے ہماری بہت سی پریشانیاں دور ہو گئی ہیں اس کے علاوہ مشرقی پاکستان میں بھی ہری پور کے علاقے میں قدرتی گیس کے ذخیرے دریافت ہو چکے ہیں۔ اور وہاں تیل کی موجودگی کی علامتیں بھی پائی گئی ہیں۔ اور تیل کی تلاش کے لئے کنوئیں کھودے جا رہے ہیں۔ اب تک ہری پور کے گیس کے کنوؤں کے متعلق جو کچھ معلوم ہو سکا ہے۔ اس کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ذخیرے بھی بہت بڑے ہیں۔ اور مغربی پاکستان میں سوئی گیس کی طرح یہ بھی بجلی کی فراہمی کے بہت سے مسائل کو پورا کریں گے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ہری پور کے علاقے میں پٹرول بھی دستیاب ہو جائے۔ لیکن جب تک فی الواقع پٹرول کی موجودگی کا ثبوت نہیں ملتا۔ اور ذخیروں کی وسعت کا صحیح اندازہ نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ ذخیرے کس حد تک ہماری ضروریات پوری کریں گے۔

ایٹمی توانائی سے بجلی پیدا کرنے کے جو انتظامات اب تک کئے جا چکے ہیں۔ ان کے مطابق ایک عام مشین کے ذریعہ جو امریکہ میں تیار ہو چکی ہے۔ ایک کیلوواٹ بجلی پیدا کرنے پر پانچ سو ڈالر خرچ آتے ہیں۔ حالانکہ کوئلہ سے جو بجلی مروجہ مشینوں کے ذریعہ تیار کی جاتی ہے۔ ان پر ایک کیلوواٹ بجلی پیدا کرنے پر صرف ایک سو پچاس ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ ہر نئی ایجاد کو استعمال کرنے پر ابتدا میں بہت زیادہ روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن بعد میں اخراجات کم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جہاں تک بجلی پیدا کرنے کے ایٹمی سٹیشنوں کا تعلق ہے۔ انہیں ہماری ترقی کے منصوبوں میں خاص جگہ ملنی چاہیئے۔ ایٹمی توانائی کمیٹی کے صدر ڈاکٹر نذیر احمدؐ نے بتایا ہے۔ کہ پاکستان ایٹمی کمیٹی کا پروگرام یہ ہے۔ کہ ایٹمی قوت سے بجلی پیدا کرنے کی ایک تجربہ گاہ قائم کی جائے۔ جہاں ہم زیادہ سے زیادہ آدمیوں کو ایٹمی قوت کو کام میں لانے کی تربیت دے سکیں گے۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا۔ کہ بعد میں جب بڑے پیمانے پر ہم ایٹمی توانائی کو استعمال کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ تو توقع ہے کہ ایٹمی سٹیشنوں کو کام میں لانے کے لئے ہمارے پاس بہت سے تجربہ کار آدمی موجود ہوں گے۔ ایٹمی توانائی کو کام میں لانے کے سلسلے میں جو ابتدائی منصوبے تیار کئے گئے ہیں۔ انہیں عملی جامہ پہنانے میں کئی دوست ملکوں کی طرف سے مدد کے وعدے کئے گئے ہیں۔ (روزنامہ ملت لاہور ۱۰ر جون ۱۹۵۵ء)

جامعہ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت

(بقیہ صفحہ ۴)

چمکیں گے واقف کبھی مانند بدر

آج دنیا کی نظر میں ہیں جو ہلال

پس اگر دائمی عزت چاہتے ہو۔ تو اپنی زندگیوں کو وقف کرو۔ اور میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخل ہو کر دینی تعلیم حاصل کرو۔ اور پھر خدمت دین میں لگ جاؤ۔ تاکہ تم انعام پانے والے بنو۔

سلامتی کونسل کو غزہ کی صورت حال پر غور کرنا پڑے گا

اقوام متحدہ (نیویارک) ۹ر جون۔ امریکی سفیر مسٹر ہنری کیبٹ لاج نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو شاید غزہ کی صورت حال پر از سر نو غور کرنا پڑے۔ سوائے اس کے کہ اسرائیل اور مصر دونوں متارکہ جنگ کے اتحادی کمیشن کے نگران اعلے کو امن برقرار رکھنے میں مدد دیں۔

مسٹر لاج نے جو اس ماہ سلامتی کونسل کے صدر ہیں سلامتی کونسل کے ارکان اور مصر اور اسرائیل کے مندوبین کے نام غزہ کے علاقہ میں مسلسل جھڑپوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے ان واقعات کی طرف توجہ دلائی جن سے میجر جنرل ای ایل۔ ایم برنس کو سلامتی کونسل کے احکامات کے مطابق غزہ کے علاقہ میں قیام امن کے سلسلہ میں اپنے فرائض کی انجام دہی کے سلسلہ میں دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔

مسٹر لاج نے کہا کہ صدر سلامتی کونسل کی حیثیت سے میرا یہ فرض ہے کہ دیگر ارکان کی توجہ اس مسئلہ کی جانب مبذول کراؤں۔

کونسل نے ۳۰ر مارچ کو اپنی متفقہ قرارداد میں جنرل برنس کو یہ اختیار دیا تھا کہ وہ دونوں فریقوں سے مذاکرات جاری رکھیں تاکہ اس علاقہ میں امن قائم کیا جائے۔

راشٹریہ سیوک سنگھ کا مسلح جلوس

پٹنہ ۹ر جون۔ گذشتہ سنیچر کی شام کو راشٹریہ سیوک سنگھ کے رضاکاروں کا ایک جلوس پریڈ کرتا ہوا اور بینڈ بجاتا ہوا نکلا۔ یہ جلوس لاٹھیوں سے مسلح تھا اور شہر کی بڑی سڑکوں پر گشت لگاتا رہا۔ اندازہ ہے کہ اس پریڈ میں چار سو رضاکار شریک تھے۔ یہ جلوس نو خیز رضاکاروں پر مشتمل تھا یہ رضاکار ہاف پینٹ۔ ہاف قمیص اور سیاہ ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔

اب فارموسا کا مسئلہ خطرناک نہیں رہا

واشنگٹن ۹ر جون۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے کہا ہے کہ میرے خیال میں فارموسا کا مسئلہ اب اتنا خطرناک نہیں رہا جتنا کہ چند ماہ پہلے تھا۔

مسٹر ڈلس نے اپنی پریس کانفرنس میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ آبنائے فارموسا میں عملی طور پر عارضی صلح موجود ہے۔ آپ نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ غیر رسمی اساس پر جنگ بندی قطعی طور پر اطمینان بخش نہیں ہے لیکن بعض اوقات یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض مسائل رسمی [illegible] کی بجائے غیر رسمی اساس پر ہی حل کئے جائیں — وزیر خارجہ نے یاد دلایا کہ بنڈونگ کانفرنس کے تمام شرکاء نے اس بات پر زور دیا تھا کہ کوئی فریق مسئلہ فارموسا کو حل کرنے کے لئے قوت کا استعمال نہ کرے آپ نے کہا کہ بنڈونگ میں دیگر ممالک نے اس مسئلے کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی ہے اور مجھے توقع ہے کہ ہندوستانی سفیر امور خارجہ مسٹر وی کے کرشنا مینن (۴)

"دائیں چلو" کے لئے زبردست مہم جاری کی جائے گی

لاہور ۹ر جون معلوم ہوا ہے کہ آئندہ برس یکم جنوری سے "دائیں ہاتھ چلو" کے ٹریفک سسٹم کو جاری کرنے سے قبل عوام کو تعلیم دینے اور ٹریفک کے قواعد وغیرہ سے روشناس کرانے کے لئے "چاہ" کی ایک زبردست مہم جاری کی جائے گی ۔

تربیت کے اس پروگرام کا آغاز یکم ستمبر سے ہوگا۔ پہلے دو ماہ ستمبر اور اکتوبر پریس پلیٹ فارم اور پبلسٹی کے ہر ممکن ذرائع سے عوام کو آئندہ کی تبدیلی سے آگاہ کیا جائے گا۔

یہ تربیتی اور پروپیگنڈے کی مہم صرف شہروں تک ہی محدود نہیں رکھی جائے گی۔ بلکہ دیہات اور چھوٹے قصبات کے لوگوں کو بھی تمام قواعد سے آگاہ کیا جائے گا تاکہ جب بھی انہیں بڑے شہروں میں آنے کا اتفاق ہو وہ پریشان نہ ہوں۔

دائیں ہاتھ چلو کی تبدیلی کی تربیت کا دوسرا دور منتخب سڑکوں پر اس کی مشقیں شروع کرنے سے ہوگا۔ اس دوران میں جنوری تک بعض سڑکوں پر رات اور دن کے وقت ٹریفک کو "دائیں چلو" کے اصول پر جاری رکھا جائے گا۔ اور پھر یکم جنوری سے مکمل تبدیلی عمل میں لائی جائے گی ۔

ٹریفک پولیس کے حکام کا کہنا ہے کہ تربیتی طور پر ایسے انتظامات کئے جائیں گے کہ کسی قسم کا حادثہ رونما نہ ہونے پائے مشقوں کے لئے جو سڑکیں چنی جائیں گی۔ ان پر ٹریفک پولیس کی بھاری جمعیت ڈیوٹی پر رہے گی۔

پاکستان میں سڑکوں کے اس انقلاب کو رونما کرنے کے لئے مختلف سرکاری محکموں کے مابین بہت زیادہ تعاون اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہوگی۔ چنانچہ متعلقہ محکمے اس منصوبہ بندی میں لگے ہوئے ہیں۔

اس وقت محکمہ تعلقات عامہ اور پولیس کے مابین کانفرنسیں وغیرہ جاری ہیں۔ محکمہ تعلقات عامہ کی طرف سے پرانے ٹریفک سسٹم کو بدلنے کے متعلق عوام کی آگاہی کی بابت مشورے دئیے جا رہے ہیں ۔

(۴) جب امریکہ آئیں گے تو مجھے اس مسئلہ کے متعلق بنیادی حلوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہوں گی ۔

دستور ساز اسمبلی دو ماہ میں آئین مکمل کر لے گی

گورنر جنرل نے گورنر مشرقی بنگال کا استعفا منظور کر لیا ہے

کراچی ۱۰ جون۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی کل تیسرے پہر ڈھاکہ سے یہاں پہنچے۔ روانگی سے قبل تیج گاؤں کے ہوائی اڈہ پر آپ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ حکومت دو ایک ماہ کے اندر اندر نیا آئین بنانے کا کام مکمل کرنے کا تہیہ رکھتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ دستور یہ کو دو ماہ کے اندر اندر دستور تیار کر لینا چاہئیے تاکہ آئین سازی میں تاخیر سے ملک میں جو بددلی پیدا ہو گئی ہے اس پر قابو پایا جا سکے۔ وزیر اعظم نے کہا فی الحال دستور یہ کا اجلاس مری کی بجائے کراچی میں منعقد کرنے کا کوئی امکان نہیں۔

سوال:۔ نئی دستور ساز اسمبلی کے اجلاس کی صدارت کون کرے گا؟

جواب:۔ طریقہ یہ ہے کہ نئے سپیکر کے انتخاب تک پرانا سپیکر اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔

وزیر اعظم نے امید ظاہر کی کہ دستور یہ کا اجلاس اس ماہ کے اواخر میں ہوگا۔ بنگالی زبان کے متعلق ایک سوال کے جواب میں مسٹر محمد علی نے اپنے اس اعلان کو دہرایا کہ بنگالی پاکستان کی دو سرکاری زبانوں میں سے ایک ہو گی۔

گورنر کا استعفاء

کراچی کے ہوائی اڈہ پر وزیر اعظم نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر محمد شہاب الدین کا استعفا گورنر جنرل نے منظور کر لیا ہے۔ اور وہ ۱۲ جون کو اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ آپ نے بتایا کہ ڈھاکہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر امیر الدین مستقل گورنر کے تقرر تک قائم مقام گورنر کی حیثیت سے کام کریں گے

وزیر اعظم نے اس بات کا جواب اثبات میں دیا کہ آیا مشرقی پاکستان کی حکومت ایک پارٹی کی حکومت ہو گی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ عوامی لیگ کا ایک گروپ اور دوسری پارٹیاں متحدہ محاذ کا یعنی ایک پارٹی کا ہی حصہ ہیں۔

آپ سے دریافت کیا گیا کہ آیا وہ دستور ساز اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کے لئے متحدہ محاذ کا سہارا لے رہے ہیں؟ آپ نے کہا نہیں یہ بات پہلے ہی واضح کر چکا ہوں کہ میں دستور یہ کے انتخاب میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر حصہ لوں گا۔

اٹیلی نے فیصلہ بدل لیا

لنڈن ۱۰ جون۔ برطانیہ کی لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹیلی نے کل لیبر پارٹی کی قیادت سے مستعفی ہونے کے فیصلے کا اعلان کیا تھا لیکن اب انہوں نے اپنا یہ فیصلہ ملتوی کر دیا ہے۔

اسلامی ممالک کے متنازعہ مسائل حل کرانے کیلئے مستقل ادارے کا قیام

مصر کے وزیر مملکت کرنل انور السعادت کا بیان

کراچی ۱۰ جون۔ مصر کے وزیر مملکت کرنل انور السعادت نے اسٹار کو ایک خصوصی بیان دیتے ہوئے تجویز کیا کہ اسلامی ممالک کے باہمی تنازعات کو طے کرانے کے لئے ایک مستقل ادارہ قائم کر دیا جائے۔ آپ نے بتایا کہ اس ادارے کا قیام مجوزہ مسلم کانفرنس کے رسمی طور پر معرض وجود میں آنے کے بعد عمل میں لایا جائے گا۔ کرنل سعادت نے جو کراچی اور کابل کے تنازع میں مصالحت کرانے کی غرض سے یہاں آئے ہوئے ہیں، انہوں نے اس یقین کا اعادہ کیا کہ اسلامی ملکوں کے مشترکہ ثقافتی۔ روحانی اور اقتصادی بندھنوں کو اور زیادہ مضبوط بنانا چاہیئے۔ اور اسلامی اقوام کی مجوزہ کانگرس اس سلسلہ میں نہایت تعمیری کردار سرانجام دے سکتی ہے۔ کرنل سعادت نے انکشاف کیا کہ ترکی کو بھی کانگرس میں شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ اسلامی ممالک کو شرکت کے رسمی دعوت نامے حج کے دوران میں مکہ معظمہ کے مقام پر ہائی کمان کے مجوزہ اجلاس کے بعد ارسال کئے جائیں گے۔

آپ نے دنیائے اسلام کے اندر بڑھتے ہوئے تعاون کی پیشگوئی کرتے ہوئے خبردار کیا کہ صرف یہی وہ طریقہ ہے جو ہمیں زندہ رکھ سکتا ہے۔ آپ نے تجویز کیا کہ اسلامی ملکوں کے مابین مواصلات کی زیادہ سے زیادہ سہولتیں گہرے ثقافتی تعلقات اور سفر کے لئے کم از کم پابندیاں ہونی چاہئیں۔ مصری وزیر مملکت نے یہ تجویز ماننے سے انکار کر دیا کہ عرب لیگ کو وسعت دے کر تمام اسلامی ملکوں کو اس میں شامل کر لیا جائے۔ آپ نے کہا کہ عرب لیگ بعض حلقوں کے اندیشوں کے برعکس اسلامی سالمیت کی راہ کا روڑا بننے کی بجائے مجوزہ کانگرس کے لئے باعث تقویت ہوگی۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس (بقیہ صفحہ اول)

مغربی افریقہ میں داعی اجل کو لبیک کہا ہے۔ یہ اور اسی قبیل کے تمام دوسرے خوش نصیب مجاہدین طبعی موت مرنے کے باوجود یقیناً شہید ہی ہیں۔ اور آئندہ زمانوں میں بھی وہ شہداء کے نام سے ہی یاد کئے جائیں گے۔ آپ نے احمدی نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ کہ آئندہ ان کے وجودوں میں ہی نور کے چشمے پھوٹنے ہیں۔ اس نور کے چشمے کہ جس سے کرۂ ارض کا ایک ایک کونہ منور ہونا مقدر ہے۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنے اندر ایک ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں۔ کہ ہم میں خدائی نور کو جذب کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے تا وہ نور ہمارے وجودوں میں سے پھوٹ پھوٹ کر سارے عالم کو نور کے گہوارے میں تبدیل کر دے۔

دوران تقریر میں آپ نے جماعتی تنظیم کی اہمیت نظام کی پابندی اور اس کی برکات پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور اس امر کو بخوبی ذہن نشین کر دیا۔ کہ اگر کبھی جماعتی نظام کے تحت کسی خادم کو کوئی سرزنش کی جاتی ہے۔ یا اسے تادیبی رنگ میں کوئی سزا دی جاتی ہے۔ تو وہ بھی رحمت اور محبت و شفقت کے ایک انتہائی قابل قدر جذبے کی حامل ہوتی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے اس اجلاس میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نائب صدر مجلس مرکزیہ، مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ناظم تربیت و اصلاح نے بھی اراکین مجلس سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں نماز باجماعت اسلامی شعار کی پابندی۔ خدمت خلق اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت و اخوت کے ساتھ پیش آنے کی نہایت احسن پیرائے میں تلقین کی۔

یہ بابرکت جلسہ جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا تھا۔ اجتماعی دعا پر ختم ہوا۔ جو صدر جلسہ مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کرائی۔

درخواست دعا

ملک فضل احمد صاحب ربوہ کا بچہ ملک نثار احمد عمر دس سال گذشتہ بیس بائیس روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔